Name of the Scholar : **Shakeel Ahmad**

Name of the Supervisor : **Prof. Akhtarul Wasey**

Department : **Islamic Studies**

Title of the Thesis : ***Huquq-e-Insani Ka Masala Alami Tanazur Mein Islam Ke Hawala Se***

Abstract

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں ''ارتفاقات'' کے عنوان سے انسانی معاشرہ کے ارتقاء کا ذکر کیا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حقوق انسانی کا تصور بھی ایک ارتقائی تصور ہے جو انسان کی حاجات صورۃ نوعیۃ سے شروع ہو کر اس کے ایک صالح مدنی نظام اور نظام حکمرانی کی ضروریات کا احاطہ کرتا ہے۔ بین الاقوامی حقوق انسانی بل کی تدوین میں بھی ان ضروریات کو مدنظر رکھا گیا ہے اور حقوق کی بنیاد راستی (rectitude) اور استحقاق (entitlement) پر رکھی گئی ہے۔

تاریخ کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مختلف معاشروں میں رائج حقوق ان معاشروں کے اخلاقی اور اجتماعی فلسفہ کے عکاس ہوتے ہیں اور یہ کہ جن معاشروں میں بھی انسان کے اساسی حقوق کا اتلاف ہوا وہ زیادہ عرصہ تک برقرار نہیں رہ سکے۔ معلوم تاریخ میں حقوق انسانی کی یہ تاریخ دوسرے الفیہ قبل مسیح سے شروع ہوئی جسے یونانی فلاسفہ اور ان کے بعد کے مفکرین نے جلا بخشی۔ یہاں تک کہ ہمارے عہد میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ساری دنیا میں حقوق انسانی کے نفاذ کی تحریک کا آغاز کیا۔ آفاقی حقوق کے مسائل میں کچھ تو نظری مسائل ہیں اور کچھ عملی مسائل۔ ان حقوق کے چیلنجز کی فہرست بھی خاصی طویل ہے جس میں خلاف ورزیوں کا مسئلہ سرفہرست ہے۔

مسلم شارحین کے نزدیک حق کا اصلی معنی شہادت یا تصدیق ہے اور غلبہ و استطاعت اس کے کلیدی عناصر ہیں۔ حقوق کے اسلامی تصور میں فرائض کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ مسلم مفکرین نے حقوق کے اخلاقی یا قانونی ہونے پر تفصیلی بحث کی ہے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اخلاقی حقوق کی بھی ایک قانونی نوعیت ہوتی ہے۔ دراصل اسلام میں تمام حقوق اللہ کے ہیں خواہ وہ حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد۔

پیغمبرؐ اسلام کی زندگی میں امن و امان اور حق و انصاف کے مظاہر ماقبل بعثت ہی موجود تھے۔ خلفائے راشدین، صحابہ کرام اور تابعین نے اس اسوہ کا اتباع کیا لیکن یہ روایت مسلم سیاست پر ملوکیت کے تسلط کے بعد باقی نہ رہ سکی۔ آخر استعمار کا دور آیا اور پھر اس سے نجات کی تحریکوں کا۔ جس میں صوفیائے کرام، اسلام پسند مفکرین اور اسلامی تحریکات نے قائدانہ رول ادا کیا۔ نئی سیاسی بیداری کے بعد اسلامی حقوق انسانی کی جدید تحریک نئی آن بان کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔

اسلام کے حقوق انسانی پروگرام کے خلاف حقوق نسواں، سیاسی حقوق اور آزادیاں، حدود و تعزیرات اور نفاذ شریعت نیز دہشت گردی کے عنوان سے اعتراضات کئے جاتے رہے ہیں لیکن یہ اعتراضات زیادہ تر یوروپی مشنریوں اور مستشرقین کی خوشہ چینی سے مملو ہیں نہ کہ اسلامی فکر کے مطابق۔

اسلامی حقوق انسانی کی سب سے زیادہ مقبول اور مبسوط دستاویز قاہرہ اعلامیہ حقوق انسانی ہے گو کہ اس کی عالم گیر مقبولیت ہنوز شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکی ہے۔ زیر نظر مطالعہ کا بنیادی تھیسس یہ ہے کہ آفاقی حقوق اور اسلامی حقوق دو تہذیبوں کے نمائندہ دستاویزات ہیں اور ان دونوں میں قابل قدر اور اہم حقوق انسانی کو جگہ دی گئی ہے جن کی خوبیوں کو تقابلی مطالعہ کے ذریعہ اجاگر کیا جاسکتا ہے اور ان میں موجود انسانی کوتاہیوں کی نشاندہی کر کے دونوں دستاویزات کو زیادہ مفید اور یکساں بنایا جاسکتا ہے۔

اس تقابلی مطالعہ کے بارے میں ایک اپروچ یہ ہے کہ قانون اصول اور فروع دونوں سطحوں پر اثر انداز ہوتا ہے جن میں کچھ ایسے اصول بھی ہوتے ہیں جن پر تمام ثقافتوں کے بیچ اتفاق رائے ممکن ہے۔ مسلم فقہا کے قانون عصمت کی گنجائش کے حوالہ سے حقوق انسانی کی آفاقیت کو بنیادی حیثیت دی جاسکتی ہے۔

☆☆☆